© rasailojaraid.com

فتاوی

سوال:- قال ابو عبد اللہ سمعت الکوسج اسحق بن منصور یقول فی قولهم فی الذکاۃ لا یقضی بها مذمۃ قال مَذِمَّۃ بکسر الذال من الذِمام وبفتح الذال من الذم (ابن ماجہ ص۲۳۸ باب ذکوۃ الجنین ذکاۃ امہ)۔
اس عبارت میں "قولهم" میں ہم کی ضمیر سے کون مراد ہیں اور "ذمام" سے ماخوذ ہونے کی صورت میں مذکورہ قول کا کیا مطلب ہے اور "ذم" سے لینے کی صورت میں کیا؟ اور "ذکوٰۃ" ذال سے لینا چاہیے یا زاء سے بہر دو صورت کیا مفہوم ہوگا۔ اس عبارت کی پوری تشریح مع مناسبت باب مطلوب ہے ونیز یہ قول ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی کتاب میں مذکور ہے یا نہیں؟ اور یہ محدثین کا مقولہ ہے یا کسی اور کا؟

محمود الحسن - آگرہ - خریدار محدث ۳۰۷۳

جواب:- الظاہر ان المراد بضمیر جمع المذکر الغائب فی "قولهم" الفقہاء ولا ارید بهم فقہاء الحنفیۃ الذین انس بهم سمعك وولع بهم قلبك فان المراد ههنا فقہاء اصحاب الحدیث لا اهل الرأی کما لا یخفی۔ ولا یختلف معنی القول المذکور والمرادُ منہ سواء کانت "المذمۃ" بکسر الذال من الذمۃ والذمام او بفتح الذال من الذم فالمعنی واحد فی کلتا الصورتین کما سیاتی۔ و"الذکوۃ" بالذال لا بالزای المعجمۃ فانها اذا کانت بالزای یضطر لتوجیہ القول المذکور الی تکلف شدید ینبو عنہ الطبع السلیم ومع ذلك لا یظهر وجہ المناسبۃ للباب فلا علینا لو اعرضنا عن بیان معناها۔ ولم نجد هذا القول او ما هو فی معناہ فی کتاب آخر مع الاستقراء والتتبع البالغ ویمکن ان یکون مذکورا فی مجموع المسائل التی علقها ودونها فی الفقہ اسحق بن منصور الکوسج المروزی عن الامام احمد الشیبانی ونسخۃ من مسائلہ التی دونها هو عن الامام احمد موجودۃ فی المکتبۃ الظاہریۃ بدمشق وفقنا اللہ للاستفادۃ منها۔ ونرجو من یقف علی القول المذکور فی النسخۃ التی اشرنا الیها او فی کتاب آخر ان یخبرنا بمظانہ ولا یضن فان فوق کل ذی علم علیم۔ والعلم کنز لا خیر فی اخفاءہ عن اهلہ۔ ولا توجد هذہ العبارۃ فی غیر مطبوعات الهند من سنن ابن ماجہ فاللہ اعلم بصحۃ النسخۃ الهندیۃ وشرحُ القول المذکور فیها وایضاحہ علی ما نری واللہ اعلم بمراد قائلیہ۔ هکذا۔ قال ابن ماجہ صاحب السنن سمعت اسحق الکوسج الذی هو احد الائمۃ من اصحاب الحدیث ومن تلامذۃ الامام احمد واسحق بن راهویہ وغیرهما من کبار فقہاء المحدثین ومن شیوخ الجماعۃ غیر ابی داؤد یقول فی قولهم) ای فی بیان معنی قول الفقہاء ولم اقف علی سماء من ارادهم علی التعیین (فی الذکاۃ) مصدر من ذکی الذبیحۃ یذکو ای ذبحها بمعنی المذکی والمراد منها الجنین المذکور فی الحدیث ... الذکاۃ بمعنی المذکی لانہ فی حکم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ام التی ہی مذکاۃ حقیقۃ (لا یقضی) بصیغۃ المجہول ای لا یؤدی فالقضاء ھھنا بمعنی الاداء کما فی قولہ تعالٰی فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا (بہا) ای بالذکاۃ التی ارید بہا الجنین (مذمۃ) ای حق (قال) اسحٰق الکوسج (مذمۃ بکسر الذال من الذمام) بکسر اولہ (ولفتح الذال من الذم) لمعنی الفقہاء فی قولہم ھذا بالمذمۃ الحق لان اداء الحق یکون فی ذمۃ من علیہ الحق فلا یسقط من ذمتہ حتی یؤدیہ الی صاحبہ او یبرءہ ھو عن حقہ ولان الذی یضیع حق الغیر ولا یؤدیہ یکون معیوبا ومذموما۔ یقال ھو یحفظ مذمتہ ای حقہ وحرمتہ وقضی مذمتہ و ملا مذمتہ ای احسن الیہ خوف الذم وقال الجزری فی النہایۃ فی شرح قولہ ما یذھب عنی مذمۃ الرضاع المذمۃ بالفتح مفعلۃ من الذم و بالکسر من الذمۃ والذمام وقیل ھی بالکسر والفتح الحق والحرمۃ التی یذم مضیعہا والمراد بمذمۃ الرضاع الحق اللازم بسبب الرضاع انتہی مختصرا۔ قلت قول الفقہاء ھذا انما ھو فی مثل ان الرجل اذا کانت فی ذمتہ شاۃ بسبب من الاسباب کجزاء الصید وفدیۃ الاذی وھدی التمتع او القران والنذر والاضحیۃ عند من اوجبہا وغیر ذلک فکانت ھی علیہ حقا لازما بحیث یعاب ویذم ان لم یؤدہ فلا یؤدی بالذکاۃ ای الجنین المذکور الحقُ الثابتُ علیہ ای الشاۃ اللازمۃ فاذا اصطاد المحرم او الحلال فی الحرم صیدین مما یجب علیہ فی جزاءہ شاتان فلا یؤدی بالذکاۃ ای الجنین احدُ الجزائین ای لا یسقط من ذمتہ بالذکاۃ المذکورۃ احدی الشاتین اللازمتین الواجبتین علیہ فی جزاء الصیدین فافہم وتامل بالتامل الصادق ولا تعجل وبما قلنا فی توجیہ العبارۃ المذکورۃ وتوضیحہا ظہرت مناسبتہا للباب ولم تبق اجنبیۃ عن الترجمۃ۔

سوال

(۱) ایک شخص نے منت مانی کہ میرا لڑکا بیماری سے اچھا ہوجائے تو میں قرآن شریف ختم کراؤں گا۔ اب لڑکے کے تندرست ہوجانے کے بعد چند آدمیوں کو بلا کر قرآن شریف ختم کرانا اور اس کے بعد چائے یا شیرینی سے ان کی اور دوسروں کی تواضع کرنی اور یہ چائے اور مٹھائی قبول کرنی اور کھانی جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کوئی شخص یونہی اس طرح منت مانے کہ میں قرآن شریف ختم کراؤنگا۔ کیا وہ کسی شخص کو اجرت دیکر قرآن ختم کرا سکتا ہے؟ اور کیا ختم کرنے والے کے لئے یہ اجرت و معاوضہ حلال ہوگا؟

(۳) کیا میت کے پاس قبل دفن کرنے کے کچھ لوگوں کا جمع ہوکر قرآن شریف پڑھنا درست اور جائز ہے؟۔

استانی کرم بی بی۔ راولپنڈی

جواب:۔ (۱) غیر معصیت یعنی مباح اور طاعت کے کاموں کی منت یعنی نذر کا ایفاء شرعا ضروری اور لازم ہے۔ (نیل الاوطار) پس اس منت کو پوری کرنے کیلئے قرآن شریف ختم کرانا جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے اور ختم قرآن کرا کر چا پلانی یا شیرینی تقسیم کرنی اور اس شیرینی کا قبول کرنا اور کھانا جائز و مباح ہے۔ کراہت اور منع کی کوئی دلیل

© rasailojaraid.com